إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ۔ عَسَى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا
الفضل
خطبہ نمبر ۱۰-۱۱
روزنامہ
دارالامان قادیان
THE DAILY
ALFAZL, QADIAN
یوم جمعہ
ٹیلیفون نمبر ۹۱
رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵
تار کا پتہ الفضل قادیان
قیمت ایک آنہ
جلد ۲۸ | ۵ ربیع الاول سنہ ۱۳۵۹ھ | ۳ ماہ ہجرت ۱۳۱۹ ش | ۳ مئی سنہ ۱۹۴۰ء | نمبر ۱۰۰

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خطبہ جمعہ

اِس وقت تبلیغ کا جہاد ہر مومن پر فرض ہے

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۶ ماہ شہادت ۱۳۱۹ ش - مطابق ۲۶ - اپریل سنہ ۱۹۴۰ء

(مرتبہ مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل)

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

میں بیماری کی وجہ سے نہ تو زیادہ دیر کھڑا ہو سکتا ہوں۔ اور نہ ہی اونچا بول سکتا ہوں۔ اس کے علاوہ آج لاؤڈ سپیکر بھی نہیں ہے۔ اور ابھی تک وہ درست ہو کر نہیں آسکا۔ کیونکہ اس کے بعض پرزے نہیں مل سکے۔ اس لئے دوستوں کو جس حد تک میری آواز پہونچ سکے اسی حد تک انہیں اکتفا کرنا پڑیگا۔

میں نے جماعت کو تحریک جدید کے ماتحت ایک یہ بھی تحریک کی تھی۔ کہ دوست اپنی زندگیاں

تبلیغ اسلام کے لئے وقف

کریں۔ خواہ یہ وقف چند ہفتوں کے لئے ہو۔ یا چند مہینوں کے لئے۔ اور ساری کی ساری جماعت ایک قانون اور نظام کے ماتحت تبلیغ احمدیت میں مصروف ہو جائے۔ مگر مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اس وقت تک جماعت نے اس ہدایت پر پورے طور پر عمل نہیں کیا۔ اور شائد ابھی سَو میں سے ایک شخص بھی ایسا نہیں جس نے اس کے مطابق عمل کیا ہو۔ حالانکہ انسان کے ایمان کی آزمائش سب سے زیادہ

جہاد فی سبیل اللہ

میں ہوتی ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمایا ہے۔ کہ جہاد فی سبیل اللہ دو طرح ہوتا ہے۔ کبھی تلوار کے ذریعے اور کبھی تبلیغ اسلام اور اعلائے کلمۃ اللہ کے ذریعہ سے۔ موجودہ زمانہ میں چونکہ وہ حالات موجود نہیں۔ جن میں

تلوار کا جہاد

فرض ہوتا ہے۔ اس لئے اب تلوار کے جہاد کا وقت نہیں۔ بلکہ

تبلیغ اسلام کے جہاد کا وقت

ہے۔ مگر ہماری جماعت نے ایک طرف تو یہ کہدیا۔ اور اس نے اپنے پاس سے نہیں کہا۔ بلکہ خدا اور اس کے رسول کے حکم کے ماتحت کہا۔ کہ وہ جہاد جو تلوار کا تھا۔ اس زمانہ میں منسوخ ہو چکا ہے گویا اس جہاد سے ہم اس طرح سبکدوش ہو گئے ہیں۔ کہ خدا اور اس کے رسول نے اس زمانہ میں یہ جہاد منسوخ کر دیا ہے کیونکہ اس زمانہ میں وہ حالات موجود نہیں جن حالات کے ماتحت تلوار کا جہاد مومنوں پر فرض ہوا کرتا ہے۔ جب دوبارہ وہ حالات پیدا ہو گئے۔ تو پھر نئے سرے سے یہ جہاد مسلمانوں پر فرض ہو جائیگا کیونکہ وہ ایک شریعت کا مسئلہ ہے جسے عارضی طور پر ملتوی تو کیا جاسکتا ہے۔ اور ایک زمانہ کے لئے وہ

خدا اور اس کے رسول کے احکام

کے ماتحت منسوخ تو ہو سکتا ہے۔

بابو محمد شریف صاحب مرحوم

میرے والد محترم جناب بابو محمد شریف صاحب مرحوم پنشنر ساکن دارالرحمت قادیان قریباً تین ماہ بیمار رہنے کے بعد ۱۲ ماہ امان ۱۳۱۹ہش انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

والد صاحب ۱۸۹۳ء میں بمقام بھیرہ پیدا ہوئے۔ ۱۹۰۸ء میں میٹرک پاس کیا۔ اور اسی سال جلسہ سالانہ کے موقعہ پر پہلی مرتبہ مولوی احمد دین صاحب مدرس عربی۔ ہائی سکول بھیرہ) کے ہمراہ قادیان آئے۔ پھر ۱۹۱۵ء میں دوسری مرتبہ جلسہ کے موقعہ پر قادیان آئے۔ والد صاحب فرماتے تھے کہ اس موقعہ پر بڑا لطف اٹھایا۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور بزرگان سلسلہ کی تقاریر سے محظوظ ہوا۔ اس کے بعد ہر جلسہ پر حاضر ہونے کی توفیق ملی۔ اور دین کا شوق بڑھتا چلا گیا۔ بالخصوص تبلیغ کا جوش بہت بڑھ گیا۔ میٹرک کے بعد والد صاحب مرحوم نے سب اوورسیری پاس کی۔ اور اسی لائن میں ملازمت اختیار کی۔ مگر بعد میں بوجہ خرابی صحت اس سے بیزار ہو گئے اور ۱۹۱۶ء میں قلعہ فیروزپور میں کلرکی اختیار کی۔

والد صاحب مرحوم کو چونکہ ابتداء ملازمت سے ہی دل کی بیماری لاحق ہو گئی تھی۔ اس لئے وہ کوئی مشقت کا کام نہیں کر سکتے تھے مگر تبلیغ کا حق آپ نے خوب ادا کیا۔ جب آپ بسلسلہ ملازمت کانپور میں مقیم تھے تو ہر روز دفتر سے فارغ ہونے کے بعد تبلیغ کے لئے نکل جاتے۔ ہمارے مکان کے قریب مسجد لٹن نام تھی۔ وہاں جا کر بھی تبلیغ کیا کرتے درثمین اور کلام محمود کے اکثر اشعار ان کو یاد تھے۔ انہیں ہر وقت پڑھا کرتے طبیعت میں اتنی خوش مزاجی تھی کہ مخالفین کے سامنے ہر بات خندہ پیشانی سے پیش کرتے۔ اور فرمایا کرتے کہ کانپور اور کوئٹہ کے دوران قیام میں مجھے میدان تبلیغ میں خوب کامیابی ہوئی۔

اختلاج قلب کی بیماری کی وجہ سے ملازمت کو ان کا جی نہ چاہتا تھا مگر چھوڑ بھی نہ سکتے تھے۔ آخر ایسے سامان پیدا ہو گئے کہ انہیں ملازمت سے خود بخود دست بردار ہونا پڑا۔

۱۹۳۲ء کے جلسہ سالانہ پر والد مرحوم قادیان معہ اہل و عیال جب آئے۔ تو گھر سے چلتے وقت قادیان میں مکان بنانے کا خیال تک نہ تھا حتیٰ کہ زمین بھی خریدی ہوئی نہ تھی۔ مگر خدا نے والدہ صاحبہ کے دل میں خرید زمین اور تعمیر مکان کا خیال اس قدر راسخ کر دیا۔ کہ مارچ ۱۹۳۳ء میں مکان مکمل ہو گیا۔ رخصت ختم ہونے پر واپس کوئٹہ گئے۔ تو وہاں جاتے ہی ملازمت سے تخفیف کا حکم نامہ آ گیا۔ قادیان میں مکان تو بن ہی چکا تھا والد صاحب مرحوم قادیان ہجرت کر کے آ گئے۔ اور پھر یہیں مستقل رہائش اختیار کر لی۔

جب کبھی اختلاج قلب کے مرض کے دورہ سے مخلصی ہوتی۔ تو بہت ہشاش بشاش نظر آتے ورنہ چپ سادھے مغموم بلکہ بیٹھنوں لیٹے رہتے۔ انہیں نیند بہت کم آتی تھی۔ راتوں کو اٹھ کر مکان کے باہر پھرتے محلہ میں چکر لگاتے۔ اور زبان پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے متفرق اشعار ہوتے۔ نیز بعض قرآنی آیات پڑھتے۔ صحت کی حالت میں بہت کم گھر بیٹھتے۔ سلسلہ کی کتب اپنے ساتھ رکھتے ان کا مطالعہ کرتے اور دیگر احباب کو بھی سناتے۔ اخبار الفضل سے زیادہ انس تھا۔ اسے ہر وقت اپنے پاس رکھتے تھے۔ مرحوم کا حلقہ احباب بہت وسیع تھا جن کسی سے ایک دفعہ ملتے پھر نہ بھولتے والد مرحوم نہایت سادہ طبع تھے۔ ریا نمائش اور دکھاوا نام کو بھی نہ تھا لباس میں سادگی۔ خوراک میں سادگی۔ رہائش میں سادگی غرض ان کے ہر کام میں اسلامی سادگی پائی جاتی تھی۔ مرحوم کی یادگار اس وقت دو لڑکے اور ایک لڑکی ہے ہمشیرہ شادی شدہ ہے ہم دونو بھائیو نے گذشتہ سال امتحان میٹرک پاس کیا میرے بڑے بھائی محمد نصیب صاحب فیروزپور آرسنل میں عارضی طور پر کلرک ہیں۔ اور میں اسلامیہ کالج امرتسر میں تعلیم حاصل کر رہا ہوں۔ بزرگان سلسلہ کی خدمت میں التماس ہے کہ والد مرحوم کے درجات کی بلندی کے لئے دعا فرمائیں نیز ہمارے لئے بھی کہ ہم بھی ان کے نقش قدم پر چلیں۔ خاکسار محمد حنیف ۔ دارالرحمت قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

بمبئی یکم مئی۔ آج مسٹر جناح نے آل انڈیا مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی کے لئے اکیس ممبر نامزد کر دیئے ہیں۔ جن میں سر سکندر حیات خان۔ مسٹر فضل الحق وزیر بنگال۔ سر ناظم الدین۔ سر عبد اللہ ہارون نواب محمد اسمٰعیل خان۔ چودھری خلیق الزمان سردار محمد اورنگ زیب خان۔ نواب صاحب ممدوٹ۔ راجہ محمود آباد اور بیگم محمد علی شامل ہیں۔

لنڈن یکم مئی۔ ناروے سے لڑائی کے متعلق کوئی تازہ خبر نہیں آئی البتہ یہ معلوم ہوا ہے کہ مغربی محاذ پر گشتی دستوں کی سرگرمیاں جاری رہیں۔ اور توپ خانے گولہ باری کرتے رہے۔ ایک اتحادی دستہ کی ایک جرمن دستہ سے جھڑپ ہوئی

یوگوسلاویہ کی سرحد پر جرمن اور اطالوی فوجوں کے دھڑا دھڑ جمع ہونے کی خبریں آ رہی ہیں۔ اور گاڑیوں میں اس قدر ہجوم ہوتا ہے۔ کہ ملک سے باہر کوئلہ بھیجنا مشکل ہو رہا ہے۔ مگر گذشتہ چند ہفتوں سے ایسی خبریں بکثرت آتی رہتی ہیں۔ اس لئے ان پر زیادہ یقین نہیں کیا جا سکتا۔ یوگوسلاویہ گورنمنٹ دفاعی تدابیر اختیار کر رہی ہے۔ رومانیہ میں بھی جاسوسوں کی سخت نگرانی کی جاتی ہے تیل والے علاقہ میں سے بہت سے پکڑے بھی گئے ہیں جن میں سے بہت سے جرمن ہیں

دہلی یکم مئی۔ سر سلطان احمد خان اگلے ہفتے لکھنؤ جائیں گے۔ اور وہاں مدح صحابہ اور تبرا کا جھگڑا چکانے کی کوشش کریں گے۔

لنڈن یکم مئی۔ آج مزدوروں کی آزادی کا دن ہے۔ اس تقریب پر مختلف ممالک میں جلسے ہوئے اور بیانات شائع کئے گئے ہیں۔ روس کے وزیر مدافعت نے اپنی تقریر میں کہا۔ کہ آج سرمایہ دار اور غیر سرمایہ دار ممالک کی جنگ ہے۔ مگر روس بالکل غیر جانبدار ہے۔ برطانیہ کے مزدوروں نے اعلان کیا ہے کہ آج دنیا کے مزدور نازیت کے خطرہ میں ہیں۔ اور ہم نے دنیا کو اس خطرہ سے بچانے کا تہیہ کیا ہے۔

لنڈن یکم مئی۔ آج تیسرے پہر لنڈن میں اعلان کیا گیا ہے۔ کہ رائل ایئر فورس کے ہوائی جہازوں نے ناروے اور ڈنمارک کے جرمن ہوائی اڈوں پر حملے کئے ہوائی جہازوں پر گولے پھینکنے والی جرمن توپوں نے بہت گولے برسائے مگر باوجود اس کے انگریزی جہازوں نے سخت نقصان پہنچایا۔ جو جہاز زمین پر کھڑے تھے ان کو تتر بتر کر دیا۔

لنڈن یکم مئی۔ ہمباس پر جرمنی کے قبضہ کی خبر کی ابھی تصدیق نہیں ہوئی بات یہ ہے کہ جرمن فوجیں ہمباس کے آس پاس کے علاقہ میں پہنچ گئی ہیں۔ مگر انہیں آگے بڑھنے سے انگریزی فوجوں نے روک دیا۔ اور ڈٹ کر مقابلہ کر رہی ہیں۔ انگریزوں کی نئی فوجیں بھی پہنچ چکی ہیں۔ جو بہت جلد ہمباس کی فوجوں کو مدد دے سکیں گی۔

لنڈن یکم مئی۔ ٹرانیم کے شمال میں جرمنوں کو بھاری نقصان اٹھانا پڑا ہے نارو ک کے مورچہ پر جرمن فوجیں بری طرح گھری ہوئی ہیں۔ وہ آس پاس کی پہاڑیوں میں داخل ہو گئی تھیں لیکن اب وہاں سے نکل کر ساحل کی طرف آ گئی ہیں۔ تاکہ اتحادی فوجوں کے ناروے میں اترنے میں مزاحم ہو سکیں۔

لنڈن یکم مئی۔ اٹلی کی خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ لڑائی کے لئے بڑے زور شور سے تیاریاں کی جا رہی ہیں۔ مگر اٹلی کسی لڑنے والے ملک کے ساتھ فوراً ہی شامل نہ ہوگا۔ اٹلی میں ایک کمیٹی بنا دی گئی ہے جو لڑائی شروع ہونے پر ضروری امور کی نگرانی کرے گی۔ انگریزوں اور ان کے ساتھیوں نے اٹلی کے بدلے ہوئے رویہ کی بنا پر یہ فیصلہ کیا ہے کہ ان کے جہاز بحیرہ روم میں سے نہ گذریں

لنڈن یکم مئی۔ ناروے میں جرمن فوجوں کے نام ہٹلر نے عجیب و غریب پیغام بھیجا ہے جس میں کہا ہے کہ ان فوجوں کے سپرد میں نے جو کام کیا تھا اسے انہوں نے پورا کر دیا ہے۔

شملہ یکم مئی۔ آج یہاں ایک جلسہ میں اس بات پر غور کیا گیا کہ ہندوستان کے بڑے بڑے شہروں اور بندرگاہوں کو دشمن کے ہوائی حملوں سے بچانے کا کیا طریق ہے۔ بندرگاہوں کے افسروں سے کہا گیا ہے کہ وہ اپنی سکیم پیش کریں۔

لاہور یکم مئی۔ رائے بہادر سیوک رام جو مشہور ہندو دخیر سر گنگا رام کے بیٹے تھے۔ چونسٹھ سال کی عمر میں فوت ہو گئے۔ آج ان کی ارتھی اٹھائی گئی

پشاور یکم مئی۔ پچھلے دنوں قبائلی دتا خیل کے پوسٹ ماسٹر کو پکڑ کر لے گئے تھے آج اسے چھڑا لیا گیا۔ اس کے لئے قبائلیوں کو ایک کوڑی بھی نہیں دی گئی۔ آج گڑگڑی کے تھانہ پر قبائلیوں نے حملہ کیا۔ مگر جب گولیاں چلائی گئیں تو بھاگ گئے۔

کوئٹہ یکم مئی۔ کوئٹہ میں ایسی سرکاری عمارتیں تعمیر کی جا رہی ہیں جن پر زلزلے کا اثر نہ ہو۔ ان کی تعمیر کا آدھا خرچ سنٹرل گورنمنٹ دے گی۔

لاہور ۳۰ اپریل۔ پنجاب اسمبلی کے قریباً ۳۴ مسلم ممبروں نے خاکساروں کے متعلق وزیر اعظم سے ملاقات کی آپ نے جواباً کہا۔ کہ مفاہمت کی فضا کا پیدا کرنا خاکساروں کا اپنا کام ہے

لاہور ۳۰ اپریل۔ آج مختلف اوقات میں خاکساروں نے تین بار مظاہرے کئے۔ دو بار تو بچ گئے۔ مگر تیسری بار پولیس نے کسی مزاحمت کے بغیر ان کو گرفتار کر لیا۔ آج خاکساروں سے اظہار ہمدردی کے لئے مسلمانوں نے رات کے وقت سنہری مسجد سے جلوس نکالا جو نیلے گنبد ہوتا ہوا ہیرا منڈی کو روانہ ہوا۔ رستہ میں مسلح پولیس کی جمعیت نے رستہ روک لیا۔ بہت ردو کد کے بعد اہل جلوس مختلف ٹولیوں میں ادھر ادھر سے ہو کر جلسہ گاہ میں پہنچ گئے۔ اور جلسہ میں پرجوش تقریریں کی گئیں۔

لنڈن ۳۰ اپریل۔ وزارت بحریہ نے اعلان کیا ہے کہ دو برطانوی آبدوزیں اب تک واپس نہیں آئیں اور خیال غالب ہے کہ وہ ڈوب چکی ہیں۔ نیز یہ کہ آئندہ بحری نقصان کی اطلاع سات روز بعد دی جایا کرے گی اس تاخیر کا مقصد اپنے نقصان پر پردہ ڈالنا نہیں۔ بلکہ یہ ہے کہ دشمن کو کم سے کم معلومات مل سکیں۔

بعض اطلاعات کی بناء پر یہ خدشہ ظاہر کیا جا رہا ہے۔ کہ ناروے سے [illegible] سے اتحادیوں کی توجہ کو ہٹانے کے لئے جرمنی سوئٹزرلینڈ کی راہ سے فرانس پر حملہ کر دے گا۔ سوئٹزرلینڈ کی حکومت بہت مضطرب ہے اور دس لاکھ ڈالر یومیہ مدافعت کے انتظامات پر صرف کر رہی ہے۔

کاغذ کی گرانی کی وجہ سے لنڈن کے بڑے بڑے اخبارات نے اپنے حجم کم کر دیے ہیں۔ آئندہ ٹائمز صرف ۱۲ صفحات پر اور ڈیلی ٹیلیگراف دس صفحات پر شائع ہوا کرے گا۔

آج دارالعوام میں اقتصادی ناکہ بندی کے وزیر نے کہا۔ کہ ہمیں اس بات کا علم ہے کہ روس کی بندرگاہ ولاڈی واسٹک کی راہ سے جرمنی کو امریکہ سے بہت سا مال پہنچ رہا ہے۔ اور ہم اسے روکنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ خود امریکہ کو علم نہیں۔ کہ وہاں سے جرمنی کو مال پہنچ رہا ہے۔ جرمنی ہوائی جہازوں کے ذریعہ بھی امریکہ سے مال منگوا رہا ہے اور اسے روکنے میں ہمارے لئے بہت دقتیں ہیں۔

روس اور برطانیہ کے مابین ایک تجارتی معاہدہ کی بات چیت کا ذکر گذشتہ پرچہ میں کیا جا چکا ہے معلوم ہوا ہے کہ روس نے یہ بات ماننے سے انکار کر دیا ہے کہ جرمنی کو کسی قسم کی امداد نہ دی جائے اس لئے گفت و شنید دھری کی دھری رہ گئی ہے۔

سرینگر (کشمیر) مری اور ڈلہوزی کو ریل اور موٹر کے مشترکہ ٹکٹ

نارتھ ویسٹرن ریلوے کے تمام اہم سٹیشنوں سے مذکور دبالا مقامات تک تھرو بکنگ کے لئے ریل اور موٹر کے مشترکہ واپسی ٹکٹوں کی سہولتیں مہیا کی جاتی ہیں۔ اسی طرح ای۔ آئی وجی۔ آئی۔ پی و بی۔ بی اینڈ سی۔ آئی و بی۔ این۔ ڈبلیو۔ ایم۔ ایس اور جے ریلویز کے بعض سٹیشنوں سے کشمیر۔ مری اور ڈلہوزی تک سفر کے لئے بھی یہ سہولتیں حاصل ہیں۔ باتصویر رنگین پمفلٹوں کے لئے جن میں پوری پوری تفصیلات درج ہیں۔ مندرجہ ذیل پتہ پر لکھیں۔

جنرل منیجر نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور

ضرورت رشتہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی جو کہ سرکاری ملازم ایک مخلص اور معزز خاندان کے فرد ہیں کی تین لڑکیوں کے لئے جو کہ تعلیم یافتہ صاحب سیرت اور امور خانہ داری سے بخوبی واقف ہیں۔ معقول ذریعہ معاش ملازمت پیشہ رشتوں کی ضرورت ہے جو کہ نیک۔ صالح۔ تعلیم یافتہ برسر روزگار مخلص اور معزز خاندان کے فرد اور پنجاب کے باشندے اور مین لائن کے قریب کے شہروں کے رہنے والے ہوں۔ معرفت مولوی چراغ الدین مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ مری روڈ شہر راولپنڈی۔

دوائی اٹھرا
محافظ جنین حب اٹھرا رجسٹرڈ

اسقاط حمل کا مجرب علاج حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضؓ کے شاگرد کی دوکان سے

جن کے حمل گر جاتے ہیں۔ یا مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں۔ یا پیدا ہو کر فوت ہو جاتے ہیں۔ اکثر ان بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں۔ سبز پیلے دست۔ قے پیچش۔ دردسپلی یا نمونیہ ام الصبیان پرچھاواں یا سوکھا بدن پر پھوڑے پھنسی چھالے خون کے دھبے پڑنا۔ دیکھنے میں بچہ موٹا تازہ خوبصورت معلوم ہونا۔ بیماری کے معمولی صدمہ سے جان دے دینا۔ اکثر لڑکیاں پیدا ہونا۔ لڑکیوں کا زندہ رہنا۔ لڑکے فوت ہو جانا۔ اس مرض کو طبیب اٹھرا اور اسقاط حمل کہتے ہیں۔ اس موذی مرض نے کروڑوں خاندان بے چراغ و تباہ کر دیئے ہیں۔ جو ہمیشہ ننھے بچوں کے منہ دیکھنے کو ترستے رہے اور اپنی قیمتی جائیدادیں غیروں کے سپرد کر کے ہمیشہ کے لئے بے اولادی کا داغ لے گئے۔ حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد حضرت قبلہ مولوی نور الدین صاحب رضؓ طبیب سرکار جموں و کشمیر نے آپ کے ارشاد سے سنہ ۱۹۱۰ء میں دواخانہ ہذا قائم کیا اور اٹھرا کا مجرب علاج حب اٹھرا رجسٹرڈ کا اشتہار دیا۔ تاکہ خلق خدا فائدہ حاصل کرے۔ اس کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت تندرست اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے قیمت فی تولہ عہ مکمل خوراک گیارہ تولہ ایکدم منگوانے پر گیارہ روپے۔ علاوہ محصولڈاک۔ المشتہر حکیم نظام جان شاگرد حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

لالہ ملاوامل صاحب حکیم قادیان کو اکثر احباب جانتے ہیں۔ ان کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے قدیمانہ تعلق رہا ہے۔ انہوں نے بعض ادویہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے نسخوں کے مطابق تیار کی ہیں۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے ان ادویہ کے متعلق سفارش کی خواہش کی ہے۔ سو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے منشاء کے مطابق یہ سفارش الفضل میں شائع کی جاتی ہے۔ کہ حاجتمند احباب لالہ ملاوامل صاحب قادیان سے ان کی تیار کردہ ادویہ خرید کر فائدہ اٹھائیں

خاکسار۔ پرائیویٹ سکرٹری

چند نہایت مفید اور مجرب ادویہ

معجون مبارک { جو دماغ اور بصارت کے لئے از حد مفید ہے۔ اور حضرت مرزا صاحب ہمیشہ استعمال فرمایا کرتے تھے۔ قیمت اڑھائی روپیہ فی سیر۔

سفوف نور

جو ابتداء نزول الماء میں نہایت موثر ہے۔ اور ویسے بھی نظر کے لئے بہت مفید ہے۔ قیمت پندرہ خوراک سوا روپیہ

معجون دلشاد

باہمہ صفت موصوف جیسی نیت ویسی مراد۔ نئی طاقت۔ اعصابی کمزوری۔ دل و دماغ معدہ جگر کو بہت مفید ہے۔ چستی۔ پھرتی۔ خوشی فرحت حاصل ہو جاتی ہے۔ نیز اختناق الرحم کا عمدہ علاج ہے۔ ہر انسان حسب منشا فائدہ اٹھائیگا۔ پندرہ خوراک وزنی ۲ تولہ قیمت تین روپے

سفوف نشاط

یہ دوائی مفرح ہونے کے علاوہ مقوی اعضاء رئیسہ ہے۔ اور جن لوگوں کو جائز طور پر ممسک دوائی کی ضرورت ہو ان کے لئے بہت مفید ہے۔ قیمت ۱۵ خوراک اڑھائی روپیہ۔

معجون روشن دماغ

یہ دوائی ذہن کو بہت تیز کرتی ہے۔ اور کند ذہن اور کمزور دماغ لوگوں کے لئے خاص چیز ہے۔ طلباء اور دوسرے حاجتمند بھی اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ قیمت پندرہ خوراک ۱۲ر تفصیلات کے لئے مفصل اشتہار منگا کر ملاحظہ فرمائیں۔

اکسیر بواسیر { یہ نسخہ بواسیر ایک سنیاسی مہاتما کا فرمودہ ہے لیکن ساتھ ہی اس کے شاہی حکیم جناب مولوی نور الدین صاحب خلیفہ اول رضؓ نے اس نسخہ کو بہت پسند فرمایا تھا۔ فی الواقعہ ہر قسم کی بواسیر کے لئے بہت مفید ہے سینکڑوں اصحاب اس سے فائدہ اٹھا چکے ہیں۔ نیز جو بچے پھوڑے پھنسیاں خرابی خون اپنے ساتھ ہی لاتے ہیں۔ ان کی ماؤں کو چاہئے کہ امید کے دنوں میں تین مرتبہ اس دوائی کا استعمال کریں۔ قیمت پندرہ خوراک ایک روپیہ

المشتہر (لالہ) ملاوامل حکیم بڑا بازار قادیان

قادیان یکم ہجرت ۱۳۱۹ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق دس بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کی صحت اللہ تعالےٰ کے فضل سے پہلے کی نسبت بہتر ہے۔ احباب کامل صحت کے لئے دُعا فرمائیں ؛

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت آج بھی ناساز رہی۔ احباب کلی صحت کے لئے دعا فرماتے رہیں ؛

مگر کلی طور پر نہیں مٹ سکتا۔ کیونکہ قرآن کریم کی کوئی تعلیم ایسی نہیں جو ہمیشہ کے لئے متروک اور ناقابل عمل قرار دی جا سکے ؛

قرآن کریم نے ہمیں جس قدر تعلیمیں دی ہیں۔ وہ

دو قسم کی

ہیں۔ بعض تعلیمیں تو ایسی ہیں جو ہر زمانہ میں قائم رہتی ہیں۔ اور بعض تعلیمیں ایسی ہیں جو وقتاً فوقتاً جاری ہوتی ہیں۔ یہ تعلیم بھی جو تلوار کے جہاد کے ساتھ تعلق رکھتی ہے انہی تعلیموں میں سے ہے جو وقتاً فوقتاً جاری ہوتی ہیں۔ اور اس کی ہماری شریعت میں اور بھی کئی ایک مثالیں موجود ہیں ؛

بعض نادان یہ اعتراض کیا کرتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس

جہاد کے متعلق حرام کا لفظ

کیوں استعمال فرمایا۔ چنانچہ حال ہی میں ایک شخص کا میں نے یہ اعتراض دیکھا ہے۔ کہ جب یہ جہاد حالات کے بدلنے پر جائز ہے۔ تو پھر موجودہ زمانہ میں اسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حرام کیوں قرار دیا۔ حرام تو وہی چیز ہُوا کرتی ہے۔ جو ہمیشہ کے لئے حرام ہو۔ مگر یہ

بالکل بیہودہ اور لغویات

ہے۔ نماز حرام ہے جب سورج نکل رہا ہو۔ نماز حرام ہے جب سورج سر پر ہو نماز حرام ہے جب سورج ڈوب رہا ہو مگر کیا اس کے یہ معنی ہیں کہ نماز بالکل حرام ہے۔ اور ہمیشہ کے لئے اس کا پڑھنا ناجائز ہے۔ اسی طرح روزہ حرام ہے عید کے دن۔ مگر کیا اس کے یہ معنی ہیں۔ کہ روزہ ہمیشہ کے لئے حرام ہے۔ اور کیا دوسرے وقتوں میں اگر کوئی روزہ رکھے تو اسے کہا جا سکتا ہے۔ کہ جب عید کے دن روزہ حرام تھا تو بعد میں تم نے کیوں رکھا۔ تو ہماری شریعت میں ایسی

کئی مثالیں

موجود ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ بعض اوقات بعض باتیں ناجائز ہوتی ہیں۔ مگر وہی باتیں دوسرے وقت میں جائز بلکہ بعض دفعہ فرض ہو جاتی ہیں۔ جیسے روزہ حرام ہے عید کے دن۔ روزہ جائز ہے گیارہ مہینے اور روزہ فرض ہے رمضان میں۔ اسی طرح نماز حرام ہے جب سورج نکل رہا ہو۔ نماز حرام ہے جب سورج سر پر ہو۔ نماز حرام ہے جب سورج ڈوب رہا ہو۔ مگر نماز جائز ہے اشراق سے لے کر اس وقت تک کہ سورج نصف النہار تک پہونچنے والا ہو۔ نماز جائز ہے ظہر اور عصر کے درمیان۔ نماز جائز ہے مغرب اور عشاء کے درمیان۔ نماز جائز ہے عشاء اور فجر کے درمیان۔ اور نماز جائز ہے صبح صادق سے لے کر نماز صبح تک۔ لیکن یہی نماز فرض ہے صبح کے وقت نماز فرض ہے ظہر کے وقت نماز فرض ہے عصر کے وقت نماز فرض ہے مغرب کے وقت اور نماز فرض ہے عشاء کے وقت۔ ان دونوں مثالوں میں دیکھ لو۔ بعض صورتوں میں ایک چیز جائز ہے۔ بعض صورتوں میں فرض ہے۔ اور بعض صورتوں میں بالکل حرام ہے۔ اسی طرح تلوار کا جہاد حرام ہے۔ جب اس کی شرائط نہ پائی جاتی ہوں۔ اور یقیناً ایسی صورت میں ہم اس کے متعلق حرام کا لفظ ہی استعمال کریں گے۔ مگر جب پھر کسی زمانہ میں وہ شرائط پائی جائیں۔ تو وہی حرام چیز

نہ صرف حلال بلکہ فرض

ہو جائے گی۔

تو تلوار کے جہاد کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس زمانہ کے حالات کے ماتحت شرعی احکام کے مطابق حرام قرار دیا ہے۔ پس یہ جہاد تو یوں حرام ہو گیا۔ اب رہ گیا دوسرا جہاد جو تبلیغ اسلام کا ہے۔ سو وہ یقیناً ایسا جہاد ہے۔ جو

ہماری جماعت کے ہر فرد پر فرض ہے

مگر سوال یہ ہے کہ یہ تبلیغی جہاد جس میں ہماری جماعت کے ہر فرد کا حصہ لینا ضروری ہے۔ اس کو ہماری جماعت کس طرح سرانجام دے رہی ہے۔ تم کہہ سکتے ہو۔ کہ ہم چندہ دیتے ہیں۔ چندے سے کتابیں چھپتی ہیں۔ اور کتابوں سے تبلیغ ہوتی ہے۔ مگر اس طرح تو صحابہ بھی کہہ سکتے تھے۔ کہ ہم روپیہ دیتے ہیں۔ روپے سے سپاہی تیار ہوتے ہیں۔ اور سپاہی ہم سب کی طرف سے جہاد کرتے ہیں۔ مگر کیا ان میں سے ایک صحابی نے بھی کبھی ایسا کہا؟ اور کیا اس جواب کے بعد وہ مومن سمجھا جا سکتا تھا۔ بے شک بعض حالات میں یہ جائز ہوتا ہے۔ کہ انسان اپنی طرف سے دوسرے کو جہاد کے لئے بھیج دے۔ مگر یہ اسی وقت جائز ہوتا ہے۔ جب شریعت اس کی اجازت دیتی ہو۔ یا کسی کی معذوری ایسی واضح ہو۔ جس کے علاج کی کوئی صورت نہ ہو۔ جیسے

روپے دیکر اپنی طرف سے کسی کو تبلیغ کے لئے مقرر کر دینا

صرف اس کے لئے جائز ہوگا۔ جو گونگا ہو اور جس کے مونہہ میں زبان نہ ہو۔ اس کے لئے یہ بے شک جائز ہوگا۔ کہ وہ اپنی طرف سے کسی اور کو تبلیغ کے لئے مقرر کر دے۔ اور اس کے اخراجات کو خود برداشت کرے۔ یہ ایسا ہی ہے۔ جیسے اگر کوئی شخص اپنی کسی معذوری کی وجہ سے

حج کے لئے

نہیں جا سکتا۔ تو وہ اپنی طرف سے کسی اور کو روپیہ دے کر حج کرا سکتا ہے مگر جو شخص حج کے لئے جا سکتا ہو۔ اور اس کے لئے کسی قسم کی روک نہ ہو۔ اس کے لئے جائز نہیں۔ کہ وہ کسی اور کو اپنی طرف سے حج کے لئے بھیج دے اور اگر وہ کسی کو روپیہ دے کر اپنی طرف سے حج کرواتا ہے۔ تو اس کا حج ہرگز قبول نہیں ہوگا۔

پس جبکہ

تبلیغ ایک جہاد ہے

اور یہ جہاد ہر شخص پر فرض ہے۔ تو جو شخص اتنے اہم فریضے کو ترک کرتا ہے اس کے گنہگار ہونے میں کیا شبہ رہ سکتا ہے۔ اگر اس تبلیغ کی حیثیت محض نوافل کی سی ہوتی۔ تب بھی اس میں شمولیت حصول ثواب کے لئے ضروری تھی۔ مگر جیسا کہ میں بتا چکا ہوں۔ یہ جہاد ہے اور جہاد فرض ہُوا کرتا ہے۔ نفل نہیں ہوتا۔

پس ہر احمدی جو اپنی زبان سے دوسروں کو تبلیغ کرنے کی طاقت رکھتا ہے۔ مگر وہ اپنے اوقات میں سے

تبلیغ کے لئے

کوئی وقت نہیں دیتا۔ وہ یقیناً ایک فریضہ کو ادا نہ کرنے کی وجہ سے ایسا ہی گنہگار ہے۔ جیسے نماز کا تارک گنہگار ہے۔ ایسا ہی گنہگار ہے جیسے روزہ کا تارک گنہگار ہے۔ ایسا ہی گنہگار ہے جیسے حج کا تارک گنہگار ہے۔ اور ایسا ہی گنہگار ہے۔ جیسے زکوٰۃ کا تارک گنہگار ہے۔ پس اس

مسئلہ کی اہمیت

جماعت کو اچھی طرح سمجھ لینی چاہیئے۔ اور یہ امر ذہن نشین کر لینا چاہیئے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایک اہم فیصلہ

مہر اپنی حیثیت سے بڑھکر مقرر نہیں کرنا چاہیئے

ایک قضا کی اپیل میں جو بغرض فیصلہ آخر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حضور پیش ہوئی - ایک عورت کی طرف سے پانصد روپیہ مہر کا دعوےٰ تھا - اور خاوند کی طرف سے یہ جواب تھا - کہ اس قدر رقم مہر اس کی حیثیت سے بہت زیادہ ہے - اس کو کم کیا جائے - اور جو بھی دلایا جائے - اس کی ادائیگی باقساط ہو - حضور نے حسب ذیل فیصلہ فرمایا:-

"مطالبہ نمبر ۶ کے متعلق میری رائے یہی ہے - کہ مدعا علیہ کی حیثیت پانصد روپیہ یکمشت ادا کرنے کی ہرگز نہیں - لیکن چونکہ شریعت کے منشاء کے خلاف ہماری جماعت کے بعض افراد بھی بڑے بڑے مہر باندھنے پر اصرار کرتے چلے جاتے ہیں اور جو شریعت کا منشاء ہے - کہ مہر یکمشت اور عند الطلب ادا ہونا چاہیئے - اس صورت میں پورا نہیں ہو سکتا - اس لئے بطور سزا کے میں یہ فیصلہ کرتا ہوں - کہ اگر مدعیہ اپنے خاوند کے گھر میں آجائے - تو خاوند ایک ماہ کے اندر قادیان کے دفتر امور عامہ کی معرفت کل زرمہر مبلغ پانچ سو روپیہ اس کو ادا کر دے - بصورت عدم تعمیل امور عامہ کو مناسب تعزیری کارروائی کرنے کی ہدایت دی جاتی ہے - اس فیصلہ کی ایک نقل امور عامہ کو بھجوائی جائے"

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے منشاء کے مطابق یہ فیصلہ اس لئے شائع کرایا جاتا ہے - کہ جماعت کے دوست نکاح کے موقعہ پر ایسی رقوم مہر میں مقرر نہ کیا کریں - جو خاوند کی حیثیت سے بڑھ کر ہوں - شادی کرنے والوں کو بھی نہیں چاہیئے کہ اس وقت ایسی رقوم لکھ دیں - جن کی ادائیگی ان کی طاقت سے باہر ہو - رقم مہر کو خاوند کی آمد اور حالات سے مناسبت ہونی چاہیئے - اگر دوست اس بارہ میں احتیاط کریں - تو یقیناً بہت سی مشکلات اور بدمزگیوں سے بچ سکتے ہیں -

(ملک) مولا بخش پیشکار حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ عدالت مرافعہ ثانی -

خلافت جوبلی فنڈ اور جماعت احمدیہ

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے - کہ خلافت جوبلی منائے جانے کے بعد بھی دوستوں کے دلوں میں یہ احساس ہے - کہ ان کے ذمہ جوبلی فنڈ کے وعدوں میں سے جو بقائے رہ گئے ہیں - ان کو ادا کیا جائے - اور کئی مقامات سے اطلاعات آرہی ہیں - کہ بقایا کو ایک معین اور قلیل ترین مدت میں ادا کر دیا جائے گا - اس کے علاوہ یہ بات زیادہ خوشی کا موجب ہے - کہ کئی احباب کی طرف سے جوبلی فنڈ کے لئے مزید وعدے بڑے زور شور سے بھیجے جا رہے ہیں - چنانچہ یکم اپریل سے لیکر اب تک جو نئے وعدے نظارت ہذا میں موصول ہوئے ہیں - ان کی مقدار ۴۲۷۵ روپیہ ہے - اور اسی عرصہ میں جو وصولی اس فنڈ میں ہوئی ہے - اس کی مقدار ۴۳۹۴ روپیہ ہے - لیکن باایں ہمہ احباب جماعت کے ذمہ ایک معقول رقم ابھی تک قابل ادا ہے جس کی مقدار پچاس ہزار کے قریب ہے - میں یقین رکھتا ہوں - کہ احباب جلد سے جلد اس ذمہ داری سے سبکدوش ہو کر سرخروئی حاصل کریں گے - پس عہدہ داران جماعت کو نیز افراد جماعت کو اس بات کی فکر کرنی چاہیئے - کہ اس سنہری کام کو جو ہم نے خود بطیب خاطر اپنے ذمہ لیا ہوا ہے - تکمیل تک پہنچائیں - بعض بڑی جماعتوں کے ذمہ بھی گرانقدر رقمیں واجب الادا ہیں - ان کو خاص طور پر توجہ دلائی جاتی ہے کہ وہ اس ذمہ داری کے ادا کی طرف متوجہ ہوں - احباب یہ معلوم کر کے خوش ہوں گے - کہ اس وقت تک وعدوں کی رقم تین لاکھ

سے تجاوز کر چکی ہے - اور وصول شدہ رقم اڑھائی لاکھ سے زائد ہے - ناظر بیت المال قادیان

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک مکتوب

آج مجھے اتفاقاً اپنی ایک نوٹ بک کا کچھ حصہ پرانے کاغذات سے مل گیا - اس میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک مکتوب کی نقل درج ہے - تاریخ ۵ - مئی ۱۹۰۷ء ہے - یا شاید ۱۹۰۶ء - گوئیکی کے ایک غیر احمدی محلہ میں طاعون تھا - اور احمدی محلہ کی طرف بھی کچھ کیس ہو رہے تھے - میرے عرض حال پر یہ جواب گوئیکی کی جماعت کو بھجوانے کے لئے رقم فرمایا -

"السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ' - دعا تو پنج وقت کی جاتی ہے - پھر بہت دعا کروں گا - جب بلا نازل ہو جاتی ہے - تو اس وقت سنت اللہ کے موافق دعا کم اثر کرتی ہے - بہرحال دعا کروں گا -

آج تہجد اور صبح کے وقت بھی بہت دعا کی تھی - مگر یہ وقت امتحان ایمان کا وقت ہے - بہت مضبوطی سے خدا تعالیٰ پر بھروسہ رکھیں - اور خود بھی دعا کرتے رہیں - والسلام

مرزا غلام احمد عفا اللہ عنہ -

بہتر ہے - وہ جگہ چھوڑ دیں - باہر میدان میں چلے جائیں - ۵ - مئی"

چونکہ اس مکتوب کے مضمون سے بہت سے مسائل پر روشنی پڑتی ہے - اس لئے اخبار میں شائع کرواتا ہوں - اکمل عفا اللہ عنہ

خاندان جناب مولوی غلام حسن خان صاحب کے افراد کی بیعت خلافت

اس سے قبل یہ خبر شائع ہو چکی ہے - کہ خان عبد الحمید خان صاحب نیازی بیرسٹر پشاور جو جناب خان بہادر مولوی غلام حسن خان صاحب رئیس پشاور کے صاحبزادے - اور ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب رکن انجمن غیر مبایعین لاہور کے داماد ہیں - بیعت خلافت سے مشرف ہو گئے ہیں - اب اس کے بعد خدا کے فضل سے خان عبد الحمید خان صاحب موصوف کے دو صاحبزادے یعنی خان عبد المجید خان - اور خان عبد الوحید خان بھی بیعت میں داخل ہو گئے ہیں - یہ ہر دو نوجوان ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب کے نواسے ہیں - غالباً دوستوں کو یہ اطلاع بھی ہو گی - کہ حضرت مولوی غلام حسن خان صاحب کے دوسرے صاحبزادے خان عبد الرحمن خان صاحب حال نوشہرہ صوبہ سرحد پہلے سے بیعت خلافت میں شامل ہیں - تاہم خانصاحب موصوف نے اپنے والد محترم کی بیعت کے بعد اپنے اخلاص کے اظہار کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں تجدید بیعت کا خط ارسال کیا ہے - اللہ تعالیٰ سب کو استقامت عطا کرے - اور اس ونشہ میں مزید ترقی کی توفیق دے - آمین -

وصیۃ الرسول سندھی میں مفت

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے گذشتہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی جس وصیت کی اشاعت کی طرف جماعت کو توجہ دلائی - اور جو اس موقعہ پر حضور کی طرف سے مع اردو ترجمہ کے چھاپ کر شائع کی گئی تھی - اسکا سندھی زبان میں ترجمہ کر کے اب دوسری بار چھاپا گیا ہے - سندھی احباب صرف محصول ڈاک کے لئے ٹکٹ بھیجکر حسب ذیل پتہ سے مفت منگالیں - پہلے پانچ سو آرڈرز کی تعمیل کی جا سکے گی - عطاء اللہ احمد کالیر پور خاص سندھ -

قرونِ اولیٰ کے مسلمانوں کی تجارتی اولوالعزمیاں

اہل عرب کے سینے جب نور ایمان سے منور ہو چکے، تو انہوں نے اس نور کو اپنی پوری طاقت اور ہمت کے ساتھ دُور و نزدیک پہونچانے کی کوشش کی۔ اور اس طرح دنیا کی روحانی ترقی میں قابل دید حصہ لیا۔ لیکن اس کے ساتھ وہ دنیوی ترقی سے بھی غافل نہ تھے۔ اور اس ضمن میں بھی انہوں نے قابل قدر خدمات سرانجام دیں۔ ان میں سے ان کی علمی صنعتی۔ حرفتی۔ زراعتی اور تجارتی ترقیات خاص طور پر شاندار ہیں۔ ایک فاضل جرمن مصنف فان کریمر نے اس موضوع پر "خلفاء کے زمانہ کی مشرقی تہذیب کی تاریخ" کے موضوع پر ایک فاضلانہ کتاب لکھی ہے جس میں نہائت موثر پیرایہ میں مسلمانوں کے شاندار ماضی کی تفصیل پیش کی ہے عثمانیہ یونیورسٹی حیدرآباد دکن کے پروفیسر تاریخ اسلامی مولوی محمد جمیل الرحمن صاحب ایم۔ اے نے نہائت محنت سے اس کتاب کا اردو ترجمہ شائع کیا ہے۔ اس میں عربوں کی تجارتی سرگرمیوں کے متعلق جو کچھ بیان کیا گیا ہے۔ اس کا ملخص ذیل میں پیش کیا جاتا ہے۔

مسلمانوں نے پہلی اور دوسری صدی ہجری میں ہی تجارتی لحاظ سے بہت فروغ حاصل کر لیا تھا۔ اس زمانہ کے دو عرب سیاح مسعودی اور ابن حوقل نے بیان کیا ہے۔ کہ اس زمانہ میں ہندوستان کا مغربی ساحل عرب سوداگروں کی نوآبادیات سے معمور تھا۔ اور انہوں نے لکھا ہے کہ لمبکے۔ سبارہ اور تیمور عربوں کے مشہور بحری شہر تھے۔ اور محققین کا خیال ہے۔ کہ تیمور کا محل وقوع موجودہ بمبئی کے گرد و نواح میں تھا۔ اس شہر میں قریباً دس ہزار عرب سوداگر آباد تھے۔ مساجد بکثرت تھیں۔ باقاعدہ نمازیں ادا ہوتی تھیں۔ باہمی تنازعات کو فیصل کرنے کے لئے قاضی مقرر تھے۔ نقل و حرکت کی مشکلات اور ذرائع آمد و رفت کے خطرناک ہونے کے باوجود عربوں نے ہر طرف تجارتی شاہراہیں بنا رکھی تھیں۔ چنانچہ طنجہ سے شمالی افریقہ کے ساحل کے ساتھ ساتھ ایک سڑک جاتی تھی۔ جو قیروان۔ طرابلس اور برقہ ہوتی ہوئی وادی النیل میں پہونچتی تھی فسطاط کے مقام پر اس کی دو شاخیں ہو جاتی تھیں۔ چنانچہ ایک شاخ نہر سویز سے ہوتی ہوئی فرما Pelousium آتی تھی۔ اور ریگ زار سینا کو چیرتی ہوئی فلسطین کے مشہور شہر رملہ جا پہونچتی تھی۔ اور پھر دمشق سے ہو کر صحرائے شام کو عبور کرتی ہوئی کوفہ اور وہاں سے بغداد جا ختم ہوتی تھی۔ دوسری سڑک فسطاط سے دریائے نیل کے بالا بالا کوس (اوپولینیو پولوس پاروا) جاتی تھی۔ اس رستہ سے سفر کرنے والے سوداگر کوس سے اونٹوں پر سوار ہو کر بحیرۂ قلزم تک جاتے تھے۔ اور ایداب کی بندرگاہ سے جہازوں میں بیٹھ کر مشرق کو آتے تھے۔

پھر ایک اور نہائت اہم تجارتی سڑک بحیرۂ روم کے علاقوں سے گزرتی ہوئی شام کے شمالی ساحل تک آتی تھی اور انطاکیہ و حلب ہوتی ہوئی فرات پہونچتی تھی۔ یہاں سے بغداد کشتیوں میں پہنچتے تھے۔ عراق سے شمال اور شمال مشرق کی طرف دو تجارتی شاہراہیں تھیں۔ جن میں سے ایک ابنیہ ہوتی ہوئی الحرابزندہ جاتی تھی۔ اور دوسری بغداد سے شمالی مشرقی علاقہ سے گزرتی ہوئی بحیرۂ خزر کے کنارے پہونچ جاتی تھی۔ اور یہاں سے پھر آگے جہازوں کے ذریعہ ساحلی علاقوں میں مال بھیجا جاتا تھا۔ یہ امر ثابت شدہ ہے۔ کہ یورپ کے انتہائی شمالی ممالک تک کے ساتھ عربوں کے تجارتی تعلقات ان رستوں سے قائم تھے۔ چنانچہ روس اور سویڈن میں سونے اور چاندی کے ایسے عربی سکے بکثرت ملے ہیں۔ جو عہد عباسیہ کے اوائل میں مستعمل تھے۔ عرب اندلس اور صقلیہ کے رستہ یورپین ممالک کے ساتھ نہائت اعلےٰ پیمانہ پر تجارت کرتے تھے۔ علاوہ ازیں افریقہ بھی ان کی تجارت کی بڑی بھاری منڈی تھی۔ اور بحر اوقیانوس کے جنوبی ساحل کے تمام علاقہ میں عرب نوآبادیات پھیلی ہوئی تھیں۔ ان صحراؤں سے عرب سوداگر سامان تجارت لے کر چلتے۔ اور صحرائے اعظم سے ہوتے ہوئے افریقہ کے وسط تک جاتے تھے۔ ایک طرف تو وسطی افریقہ کے بڑے بڑے دریا ان کی تجارتی جولانگاہ تھے۔ اور دوسری طرف افریقہ کی جھیل چاڈ تک ان کی رسائی تھی۔ مصر اور عرب سے افریقہ کے مشرقی ساحل تک بھی ان کے جہاز آتے جاتے تھے۔

اس کے علاوہ چین کے ساتھ بھی عربوں کے تجارتی تعلقات قائم تھے۔ اور بصرہ گویا چین کے ساتھ تجارت کا مرکز سمجھا جاتا تھا۔ جس طرح آج مختلف ممالک کے تجارتی وفد دوسرے ممالک کو جاتے ہیں۔ اسی عربوں کے تجارتی وفود بھی جایا کرتے تھے۔ چنانچہ کتاب (Bretschneider) ص پر درج ہے۔ کہ پہلی صدی ہجری میں ہی تین عربی تجارتی سفارتیں چین آئی تھیں عرب سوداگروں کے تجارتی جہاز فوکین اور کینٹن نامی بندرگاہوں میں پھرتے تھے بلکہ یہاں تک ثابت ہے کہ ۱۶۸ھ میں ایک چھوٹے سے عربی بیڑہ نے کینٹن پر حملہ بھی کیا تھا۔

(رینیو کی کتاب جلد ا صفحہ ۳۴)

عربوں نے تجارتی اغراض کے ماتحت جہاز رانی کے فن کو بھی بہت فروغ دیا تھا۔ پہلے صرف لکڑیوں کو رسیوں سے باندھ کر جہاز تیار کر لیا جاتا تھا۔

(رینیو کی کتاب ص۲)

چنانچہ بحیرۂ قلزم کے کناروں پر بعض جگہ اب بھی ایسے جہاز استعمال ہوتے ہیں اور اس میں بھی اب تک ماہی گیروں کی کشتیاں اسی نوع کی ہوتی ہیں۔ مگر عربوں نے اس میں بہت اصلاح کی۔ چنانچہ عہد بنو امیہ میں والیٔ عراق حجاج بن یوسف پہلا شخص ہے۔ جس نے جہازوں کو کیلوں کے ذریعہ بنوانا شروع کیا۔ ان میں کمرے وغیرہ بنوائے (کتاب البیان والتبیین للجاحظ جلد ۲ صفحہ ۲۱۵)

ان حالات سے ہم اپنے اسلاف کی اولوالعزمی۔ علو ہمتی بلند خیالی اور تجارتی مہمات کا اندازہ نہائت آسانی سے کر سکتے ہیں۔ اس کے مقابلہ میں آج ہماری جو حالت ہے وہ محتاج بیان نہیں۔

خدام الاحمدیہ کا ماہوار چندہ

تمام مجالس خدام الاحمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ وُہ اپنا ماہوار چندہ کا ½ حصہ ہر ماہ کی ۱۰ تاریخ تک دفتر مرکزیہ یا دفتر محاسب میں ارسال فرما دیا کریں۔ اور اس میں کسی قسم کا تساہل نہ کریں۔ کیونکہ جس مجلس کی طرف سے چندہ موصول نہیں ہو گا۔ اس کا نام دستور اساسی کے قاعدہ نمبر ۱۳۹ کی رو سے جناب صدر محترم کی خدمت میں برائے مناسب کارروائی پیش کر دیا جایا کرے گا۔

قاعدہ نمبر ۱۳۹ یہ ہے "نادہند مجالس کے نام مہتمم مال صدر کے سامنے پیش کرے گا"

خاکسار مرزا منور احمد مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ

تحریک جدید ـــــ پیغام عمل

(۱۱)

ہر احمدی بیعت کرتے ہوئے اس شرط پر کاربند رہنے کا بھی صمیم قلب سے اقرار کرتا ہے۔ کہ میں دین کو دنیا پر مقدم کروں گا یہ چھوٹا سا فقرہ عظیم الشان مطالب پر مشتمل ہے۔ یہ چند الفاظ ایک انسان کی زندگی کی کایا پلٹ دیتے ہیں۔ وہی شخص جو اس اقرار سے پہلے دنیا کا بندہ تھا دنیا کے دھندوں میں گرفتار تھا۔ جس کی ہر حرکت اس فانی دنیا کے حصول کی خاطر اور جس کا ہر مفاد دنیوی اور سفلی جاہ و حشمت کے ساتھ وابستہ تھا۔ اس کا نقطۂ نگاہ یکدم تبدیل ہو جاتا ہے۔ اس اقرار کے بعد اس کے غور و فکر کے رجحانات اس طرف نہیں ہوتے۔ کہ فلاں کام سے اسے دنیا میں کتنے نفع اور کس قدر عزت کے حصول کی توقع ہے۔ بلکہ وہ اپنی ہر حرکت و سکون میں اپنے خدا اور اس کے دین کی عزت و شوکت کو مدنظر رکھتا ہے۔ اس کا ہر قدم رب العلمین کی خاطر اٹھتا ہے۔ وہ ہر قسم کے نفسانی طمع اور حرص سے بیگانہ ہو کر صرف خدائے قدوس کی خوشنودی ہی کو اپنی زندگی کا منتہائے مقصود قرار دیتا ہے۔ اور اس کی زندگی اِنَّ صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین کا مرقع ہو جاتی ہے۔ الغرض "میں دین کو دنیا پر مقدم کروں گا" کا اقرار ہر احمدی کا نصب العین ہے۔ باقی دنیا میں بسنے والوں سے مابہ الامتیاز ہے۔ اور اس کو تا دم زیست پورا کرنا اس کا فرض!

(۱۲)

تحریک جدید اس عہد پر عمل کا بہترین موقعہ دیتی ہے۔ یہ تحریک ہر احمدی کو سکھاتی ہے۔ کہ وہ اپنے کھانے پینے اور پہننے کے اخراجات میں کمی کرے۔ سادہ زندگی بسر کرے۔ لیکن خدا کے دین کی خاطر اپنا مال صرف کرے۔ وہ اپنی رخصتوں اور فرصت کے ایام کو اپنے عزیزوں اور رشتہ داروں اور عزیزوں میں بسر کرنے کی بجائے اعلاء حق اور اشاعت اسلام کے پاکیزہ مقصد کے لئے گذارے۔ وہ تعلیم حاصل کرنے کے بعد اس علم سے دنیا کمانے کی بجائے اسلام اور احمدیت کو نفع پہونچانے کے لئے اپنی زندگی خلیفۂ وقت کے حضور پیش کر دے۔ تحریک جدید احمدی بچوں کو اپنی تعلیم کے حصول کا آخری نقطۂ نظر بجائے دنیا کے دین بنا لینے کا سبق سکھاتی ہے۔ یہ تحریک ہر پینشنر سے کہتی ہے کہ وہ اپنی زندگی کے آخری ایام بجائے دوسرے کاموں میں لگانے کے دین کی طرف لگائے۔ اور ہر ذی استطاعت کو تعلیم دیتی ہے۔ کہ وہ اپنے وطنِ عزیز کو چھوڑ کر دارالامان میں آ بسے۔ کہ احمدیت کا فائدہ اسی میں ہے۔ پھر تحریک جدید یہ بھی تلقین کرتی ہے کہ ہر احمدی کہلانے والا شخص اپنی دنیوی عزت اور وجاہت کی پروا نہ کرتے ہوئے اپنی جائیدادوں میں سے عورتوں کو ان کا جائز حق دے۔ ان کو ترکہ میں حصہ دار بنائے۔ اور پھر یہ بھی کہ خواہ انہیں کس قدر نقصان ہی کیوں نہ اٹھانا پڑے وہ اپنے معاملات اور لین دین میں اسلامی دیانت کے معیار کو ملحوظ رکھے۔ غرض کہ تحریک جدید ایک احمدی کو "میں دین کو دنیا پر مقدم کروں گا" کا نمونہ بنا دیتی ہے۔

(۱۳)

ایک احمدی کا نہایت ہی اہم فرض یہ ہے کہ وہ تبلیغ کرے۔ خدا تعالےٰ نے اُسے ایک عظیم الشان صداقت۔ ایک نہایت ہی بیش بہا سچائی کے حاصل کر لینے کی توفیق دی ہے۔ اس کے بدلے میں اس کا نہایت ہی ضروری فرض ہے کہ وہ اس ربانی پیغام کو بنی نوع انسان تک پہونچائے۔ جس نور نے اس کے دل و دماغ کو سکینت اور اس کی روح کو اطمینان بخشا ہے۔ وہ دوسروں کو بھی اُس نور کی ضیاؤں سے منور کرنے کی کوشش کرتا رہے۔ جو بار امانت اس کے کندھوں پر رکھا گیا ہے۔ اس کی حفاظت کا احسن طریق یہی ہے۔ کہ وہ سب انسانوں کو اس امانت کا صحیح طور پر حامل بنائے۔ اگر ایک احمدی حق کی آواز کو دوسروں تک نہیں پہنچاتا۔ بلکہ صرف اپنے تک ہی اسے محدود رکھ کر بخیل بنتا ہے۔ تو وہ احمدیت کا حق ادا نہیں کرتا بلکہ خطرہ ہے کہ وہ اس سچائی سے اپنے آپ کو دور ہی نہ کر لے۔ کیونکہ احمدیت نام ہے خود خدا کا بن جانے اور دوسروں کو شیطانی اور طاغوتی قوتوں کے چنگل سے نکال کر خدا تعالےٰ کے جھنڈے تلے کھڑا کر دینے کا۔ پس فریضۂ تبلیغ ہر احمدی کے لئے نہایت ضروری ہے۔

(۱۴)

تحریک جدید جہاں تبلیغ احمدیت کے لئے ہر احمدی کو اپنی فرصت کے اوقات وقف کرنے کی تعلیم دیتی ہے۔ وہاں اس کے ہاتھ میں ایک ایسا حربہ مہیا کرتی ہے۔ کہ اس سے زیادہ کارگر اور کوئی حربہ تبلیغ کے لئے نہیں۔ بے شک ایک انسان پر دلائل اثر کرتے ہیں۔ لاریب انسانی اذہان بحث و تمحیص سے حق اور سچائی کے استنباط کی کوشش کرتے ہیں۔ یقیناً ہماری لفظی اور قولی تبلیغ بھی اپنے اندر حقائق و براہین کا خزانہ رکھنے کی وجہ سے ہر سعید الفطرت کو صداقت کے قبول کرنے پر مجبور کرتی ہے۔ مگر کیا یہ حقیقت نہیں کہ اصل تبلیغ ہمارا اپنا نمونہ ہے؟ جب تک ہم اپنے آپ کو تعلیم احمدیت کا مجسمہ نہیں بنا لیتے۔ جب تک ہم اپنی ہر حرکت و سکون۔ اپنی زندگی کے ہر دن اور رات کو احمدیت کے رنگ میں رنگین نہیں کر لیتے ہم صحیح معنوں میں تبلیغ نہیں کر سکتے۔ ہم ایک دانشمند کو کس طرح اس بات کے ماننے پر مجبور کر سکتے ہیں۔ جس پر ہم خود عامل نہیں۔ ہم یہ حقیقت کس طرح اس کے ذہن میں داخل کر سکتے ہیں۔ کہ قبول احمدیت سے کون سے فوائد مترتب ہوتے ہیں؟ تحریک جدید احمدی احباب کو صحیح احمدی بنا کر ان کا نمونہ اتنا پاکیزہ۔ اتنا شاندار اور اتنا مؤثر بنا دیتی ہے کہ دنیا اس کی تقلید پر مجبور ہو جاتی ہے۔ کیا یہ صحیح نہیں کہ بہتیرے ایسے غیر احمدی اور غیر مسلم ہیں۔ جنہوں نے احمدیوں کے نمونہ سے متاثر ہو کر اپنی زندگی کو بھی سادہ بنا لیا۔ اور ایک خاصی تعداد ایسے احباب کی بھی ہے۔ جنہوں نے حضور کی تحریک کے بعد احمدیوں کی تقلید کرتے ہوئے سینما اور تھیٹر وغیرہ دیکھنا چھوڑ دیا۔ پھر اس واقعہ سے بھی کسے انکار ہے۔ کہ خدا تعالےٰ نے تحریک جدید کے بعد جماعت احمدیہ میں غیر معمولی اضافہ فرمایا ہے؟ پس تحریک جدید تبلیغ احمدیت کیلئے لابدی ہے، اور تبلیغ احمدیت کے بغیر کوئی احمدی حقیقی احمدی کہلانے کا سزاوار نہیں۔

(۱۵)

میرے بھائیو! تحریک جدید پر عمل کرنا ضروری ہے۔ کیونکہ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ نازل کردہ اُس پیغام ربانی کو پورا کرنے کا ذریعہ ہے کہ "ہم ایک نیا نظام اور نیا آسمان اور نئی زمین چاہتے ہیں"۔ تحریک جدید اس انقلاب حقیقی کا پیش خیمہ ہے۔ جو احمدیت کے ذریعہ صفحۂ ارض پر پیدا ہو رہا ہے۔ یہ تحریک ہر احمدی کو عمل کا پیغام ہے۔ یہ ہر احمدی کو اپنا سب کچھ خدا کی راہ میں نثار کرنے کا تہیہ کرکے۔ خدا کے رنگ میں رنگین ہو کر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی کامل اطاعت کرتے ہوئے احمدیت کی تعلیم پر عامل ہونے کا درس دیتی ہے تحریک جدید احمدیوں کو اس پانچہزاری فوج میں داخل کرتی ہے۔ جو خدا تعالےٰ نے جری اللہ فی حلل الانبیاء حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دی پس تحریک جدید کے ہر مطالبہ پر عملی رنگ میں لبیک کہنا ہمارے لئے ضروری اور ازبس ضروری ہے۔

(۱۶)

مجلس خدام الاحمدیہ نے **۵ ماہ ہجرت** کو تحریک جدید کے جلسے کرنے کا دن مقرر کیا ہے۔ مجلس مرکزیہ تمام اراکین مجلس سے مطالبہ کرتی ہے۔ کہ وہ اس روز ان جلسوں کو زیادہ سے زیادہ کامیاب بنائیں۔ اور تمام احباب جماعت سے مستدعی ہے۔ کہ وہ جلسوں کے انعقاد میں پورا تعاون فرمائیں بلکہ جہاں کہیں مجالس خدام الاحمدیہ قائم نہ ہوں۔ وہاں خود ایسے جلسوں کا انتظام کریں۔ تا ہر جگہ ہر احمدی کو سیدنا فضل عمر ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشادات پہنچ جائیں۔

خاکسار۔ خلیل احمد ناصر
جنرل سیکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ

آہ چوہدری محمد اسمٰعیل خان صاحب

ضلع گورداسپور کی دیہاتی جماعتوں کے اکثر دوستوں کو یہ معلوم کر کے دلی صدمہ ہوگا۔ کہ چوہدری محمد اسمٰعیل خان صاحب نمبردار و پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ بگول جو کہ پرجوش اور مخلص صحابی تھے۔ ۲۳ اپریل کو اس جہان فانی سے رخصت فرما گئے۔

آپ نے ۱۹۰۲ء میں اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کی۔ جب کہ بگول اور اس کے گرد و نواح میں کوئی بھی احمدی نہ تھا۔ مخالفین نے ہر طرح آپ کی مخالفت کرتے ہوئے آپ کو ہر قسم کی تکالیف دیں مگر آپ نہ صرف خود ثابت قدم رہے بلکہ تبلیغ احمدیت کو آپ نے اپنا شعار بنا لیا۔ اور آپ ہی کی کوشش کا نتیجہ ہے۔ کہ بگول میں اس وقت قریباً ڈیڑھ سو کے قریب احمدی ہیں۔ اسی طرح موضع بھیرڑی میں احمدیت کی بنیاد آپ نے رکھی۔ جہاں آج تین سو سے بھی زیادہ احمدی ہیں۔ ان کے علاوہ گھوڑ پور اوشیں بھٹی جلال پور اور بھٹیاں میں بھی آپ کی تبلیغ سے سعید روحوں نے احمدیت کو قبول کیا۔

چوہدری صاحب موصوف تبلیغ کے اس قدر عاشق تھے کہ ان کی زندگی میں ایسے دن بہت کم ہونگے جن میں انہوں نے تبلیغ نہ کی ہو۔ نمبرداروں کو حکام کے ساتھ واسطہ پڑتا رہتا ہے۔ آپ جس افسر کے پاس جاتے سرکاری کام کرنے کے بعد اسے ضرور تبلیغ احمدیت کرتے۔ آپ نے سینکڑوں مسلمانوں کو احمدی بنانے کے علاوہ بعض غیر مسلموں کو بھی تبلیغ کر کے احمدی بنایا۔ آپ کی زندگی کا ہر پہلو ایک اعلیٰ نمونہ تھا۔ آپ باعمل انسان تھے۔ پانچ نمازوں کے علاوہ تہجد اور اشراق آپ ہمیشہ پڑھتے تھے۔ بہت سے آپ کے کارنامے قابل ذکر ہیں۔ میرے والد صاحب جب کہ میں چھوٹی عمر کا تھا۔ ایک کٹر عیسائی ہو گئے۔ کہ اسلام کے خلاف دو کتابیں لکھ ڈالیں اور مجھے قرآن کریم سے ہٹا کر عیسائیوں کی "روزانہ روٹی والی" دعا زبردستی یاد کرانے لگ گئے۔ اور ان کی روحانی بیماری یہاں تک بڑھ گئی کہ مجھے ایک انگریز پادری کے ہمراہ لاہور اس لئے بھیجنے کے لئے تیار ہو گئے۔ کہ کسی مشن کالج میں تعلیم دے کر مجھے عیسائیت کا مبلغ بنایا جائے۔ اس وقت میں نے چوہدری محمد اسمٰعیل خان صاحب سے کہا۔ کہ "اباجی مجھے بہت تنگ کر رہے ہیں اور زبردستی عیسائی بناتے ہیں جس طرح ہو سکے آپ مجھے بچائیں۔ ان دنوں میں تیسری جماعت پاس کر چکا تھا اور قرآن کریم بھی پڑھ چکا تھا۔ نمبردار صاحب موصوف مجھے رات کو ساتھ لے کر قادیان آ گئے۔ دن کو پتہ لگنے پر والد صاحب بھی پہنچ گئے۔ اور یہاں آ کر ان پر کچھ ایسا اثر ہوا۔ اور چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب نے اس رنگ میں انہیں سمجھایا۔ کہ وہ عیسائیت کو ترک کر کے احمدی ہو گئے اور پھر کچھ عرصہ تعلیم حاصل کرنے کے بعد تبلیغ احمدیت میں مصروف ہو گئے۔ اور اسی میں وفات پائی۔ غرض یہ چوہدری محمد اسمٰعیل خان صاحب کی کوشش کا نتیجہ تھا کہ نہ صرف میں عیسائیت کے جال سے بچ گیا بلکہ میرے والد صاحب بھی روحانی موت سے نجات پا گئے۔

چوہدری محمد اسمٰعیل خان صاحب کی وفات سے نہ صرف جماعت احمدیہ بگول کو بلکہ آس پاس کی جماعتوں کو سخت صدمہ ہوا ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ چوہدری صاحب کو جوار رحمت میں جگہ دے۔

خاکسار۔ ناصرالدین عبداللہ ویدبھوشن کاویہ تیرتھ پروفیسر جامعہ احمدیہ قادیان

تحریک جدید کے جہاد کبیر میں حصہ لینے والے اصحاب ۳۱ مئی یاد رکھیں

تحریک جدید کے جہاد کبیر میں حصہ لینے والے احباب کرام کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد یاد رہنا چاہیئے۔ کہ دوست تحریک جدید کے چندوں کی ادائیگی میں عجلت سے کام لیں اور جو یکمشت ادا نہیں کر سکتے وہ آہستہ آہستہ ادا کرتے جائیں۔ سارا روپیہ ہی اگر آخری دن ادا کرنے پر رہیں۔ تو ہم زمین کی قسط کہاں سے ادا کریں۔ یہ قسط مئی میں ادا کرنی پڑتی ہے۔ اگر دوست اپنے وعدے ادا نہ کریں تو یہ کہاں سے ادا ہو سکتی ہے۔

ظاہر ہے۔ کہ وہ احباب جنہوں نے مئی میں ادا کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ انہیں چاہیئے کہ ۳۱ مئی تک اپنا وعدہ سو فی صدی پورا کر دیں۔ اور وہ جنہوں نے وعدہ آئندہ کسی ماہ میں ادا کرنے کا کیا ہے۔ اگر وہ یکمشت ادا نہیں کر سکتے۔ تو آہستہ آہستہ قسطوں میں دینا شروع کر دیں تا کل رقم کی ادائیگی میں دقت نہ ہو۔ اس کے علاوہ ایسے دوست بھی ہیں۔ جنہوں نے اپریل یا اس سے پہلے کسی مہینہ میں ادا کرنے کا وعدہ کیا تھا۔ مگر وہ ادا نہیں کر سکے یا کچھ حصہ ادا کر دیا۔ اسی طرح بعض وہ بھی ہیں جن کا وعدہ دسمبر سے قسط وار دینے کا تھا۔ مگر اب تک جب کہ سال میں سے پانچ مہینہ گذر چکے ہیں۔ ان کی کوئی قسط موصول نہیں ہوئی۔ ایسے تمام احباب کو چاہیئے کہ وہ اپنے وعدوں کو ۳۱ مئی تک پورا کرنے کی کوشش کریں۔ جیسا کہ اعلان ہو چکا ہے۔ وہ احباب جو ۳۱ مئی تک اپنا وعدہ سو فی صدی پورا کر دیں گے یا ۳۱ مئی تک کم از کم پچھتر فی صدی ادا کر دیں گے۔ ان کے نام ۳۱ مئی کے بعد حضور کی خدمت میں دعا کے لئے پیش کئے جائیں گے۔ پس ہر وعدہ کرنے والا خواہ زمیندار ہو یا شہری اسے کوشش کرنی چاہیئے کہ حضور کے منشا کے ماتحت ۳۱ مئی تک اپنے وعدوں کے پورا کرنے کی کوشش کرے۔ دعا والی فہرست انشاء اللہ ۳۱ مئی کے بعد پیش کی جائے گی۔ (فنانشل سکرٹری تحریک جدید)

ذی استطاعت اصحاب سے گزارش

اس وقت مجلس خدام الاحمدیہ کو قائم ہوئے سوا دو سال ہو چکے ہیں۔ اور مجلس جس حسن طریق پر اپنے کام کو سرانجام دے رہی ہے۔ وہ احباب جماعت پر عیاں ہے۔ مجلس کا کام خدا تعالیٰ کے فضل سے دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی کر رہا ہے۔ اور اس کے ساتھ ساتھ اس کے اخراجات بھی روز بروز بڑھ رہے ہیں۔ مجلس خدام الاحمدیہ کے ماتحت کئی شعبے ایسے ہیں جو کہ اخراجات چاہتے ہیں مثال کے طور پر شعبہ تعلیم و شعبہ وقار عمل و شعبہ خدمت خلق وغیرہ۔ مجلس خدام الاحمدیہ کا شعبہ مال اتنا مضبوط نہیں۔ کہ اپنے مصارف کا پورے طور پر خود متحمل ہو سکے۔ چونکہ مجلس کا کام خدا تعالیٰ کے فضل سے روز بروز ترقی پر ہے۔ مگر اس کے مقابل پر آمدنی کے ذرائع بہت ہی قلیل ہیں۔ اس لئے میں ذی استطاعت احباب کی خدمت میں گذارش کرتا ہوں۔ کہ وہ حسب توفیق چندہ ماہوار ارسال کریں حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بھی ایک موقعہ پر فرمایا تھا۔ "اس جماعت کی مالی امداد کرنا بھی ایک ثواب کا کام ہے۔ اور جن کو اللہ تعالیٰ نے توفیق دی ہوئی ہے۔ ان کا فرض ہے کہ تھوڑی بہت جس قدر بھی مدد کر سکتے ہوں ضرور کریں۔ تا کہ خدام الاحمدیہ عمدگی اور سہولت کے ساتھ اپنا کام کر سکیں۔" (الفضل مورخہ ۱۷ جنوری ۱۹۳۹ء) حضور کے اس ارشاد کی طرف توجہ دلاتے ہوئے معروض ہوں۔ کہ جو احباب اس ثواب میں شریک ہونا چاہیں۔ وہ اپنا چندہ دفتر مرکزیہ میں یا دفتر محاسب میں ارسال فرما کر ممنون فرمائیں۔ نیز جن احباب کو خدا تعالیٰ توفیق دے اور وہ کچھ ماہوار

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی مطابق رسالہ الوصیت خلیفہ ہیں

مولوی محمد علی صاحب نے حال ہی میں ایک خطبہ حضرت مسیح موعودؑ کے عقائد کو کونسا فریق بگاڑ رہا ہے۔ کے عنوان سے دیا ہے جو ۱۸ اپریل ۱۹۴۰ء کے "پیغام" میں شائع ہوا ہے۔ اس میں مولوی صاحب نے نہایت عجیب وغریب دعوے کئے ہیں۔ چنانچہ فرماتے ہیں:۔ "آج یہ خلافت جس پر اس قدر زور دیا جاتا ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ کے زمانہ میں کسی کے وہم وگمان میں بھی نہ تھی۔ ساری "الوصیت" پڑھ جاؤ کہیں خلافت کا ذکر تک نہیں ملے گا۔ لیکن آج سارا زور ہی خلافت پر ہے۔ اور سب کچھ خلیفہ ہی خلیفہ ہے"

گویا مولوی صاحب کے نزدیک خلافت جماعت احمدیہ قادیان اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی ایجاد کردہ ہے۔ اور "الوصیت" میں اس کا کہیں بھی ذکر نہیں۔ مگر یہ بات کتنی افسوسناک ہے کہ مولوی صاحب واضح حقائق کو نظر انداز کر کے بالکل الٹ فرما رہے ہیں۔ اگر مولوی صاحب بھول رہے ہوں۔ تو میں اراکین غیر مبائعین کی تحریر سے ہی "الوصیت" میں خلافت پیش کرتا ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد صدر انجمن احمدیہ کے اراکین نے حسب ذیل اعلان کیا:۔

"حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جنازہ قادیان میں پڑھا جانے سے پہلے آپ کے وصایا مندرجہ رسالہ الوصیت کے مطابق حسب مشورہ معتمدین صدر انجمن احمدیہ موجودہ قادیان واقربا حضرت ام المومنین کل قوم نے جو قادیان میں موجود تھی۔ اور جس کی تعداد اس وقت بارہ سو تھی۔ والا مناقب حضرت حاجی الحرمین الشریفین جناب حکیم نور الدین سلمہ کو آپ کا جانشین اور خلیفہ قبول کیا۔ اور آپ کے ہاتھ پر بیعت کی .... بالاتفاق خلیفۃ المسیح قبول کیا" (بدر ۲ جون ۱۹۰۸ء)

اس کے علاوہ مولوی صاحب نے خود لکھا کہ "خلیفۃ المسیح کی بیعت ہم لوگوں نے جو سلسلہ احمدیہ میں داخل ہیں کی۔ اور اس لئے حضرت خلیفۃ المسیح کے جملہ احکام کو خواہ وہ مسائل کے بارے میں ہوں یا کسی اور بارے میں ہوں۔ ان سب لوگوں کے لئے ماننا ضروری قرار دیا گیا جنہوں نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی ....

یہ بیعت اللہ تعالےٰ کے ساتھ روحانی تعلق بڑھانے کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح جیسے پاک وجود کی دعاؤں سے فائدہ اٹھانے کے لئے۔ اور آپ کے علم وفضل کے آگے سر نیچا کرنے کے لئے تھی۔ اور اس لئے ضروری تھا۔ کہ مرید اپنے آپ کو مرشد کے سامنے ایک بے جان کی طرح ڈال دے۔ اور اپنی جملہ خواہشات کو اس کے سپرد کر دے۔ نہ یہ کہ مرشد کہتا ہے۔ کہ فلاں بات درست ہے۔ تو مرید کہتا ہے کہ مرشد نے سمجھا ہی نہیں۔ میں اس سے بہتر سمجھتا ہوں۔ یہ بیعت کرنے کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح کی گستاخی ہے۔ اور بیعت کے مفہوم کے ساتھ ہنسی ہے"

(ایک ضروری اعلان ص۱۰،۱۱)

ان ہر دو اقتباسات سے مولوی محمد علی صاحب کا یہ دعوےٰ۔ کہ الوصیت میں خلافت کا کوئی ذکر نہیں صحیح ثابت نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ پہلے اقتباس میں جہاں حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ کو "رسالہ الوصیت کے مطابق" خلیفہ تسلیم کیا گیا ہے۔ وہاں مؤخر الذکر بیان میں مولوی صاحب نے اپنے آپ کو خلیفہ کے سامنے سر نیچا کرنے والا اور بے جان کی طرح ڈال دینے والا۔ اور جملہ خواہشات کو اس کے سپرد کر کے خلافت کی ضرورت حقہ کا اظہار کیا ہے۔ اور اپنے عمل سے اپنے قول کی صداقت پر مہر کر دی۔ اور اپنے ان الفاظ کو کہ "سب کچھ خلیفہ ہی خلیفہ ہے" درست ثابت کر دیا۔

پھر حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ جنہیں الوصیت کے مطابق غیر مبائعین نے خلیفہ تسلیم کیا فرما گئے ہیں کہ:۔

"جب میں مر جاؤں گا۔ تو پھر وہی کھڑا ہو گا۔ جس کو خدا چاہے گا۔ اور خدا اس کو آپ کھڑا کرے گا"

مگر افسوس غیر مبائعین نے ان دردناک الفاظ سے بھی سبق نہ حاصل کیا۔ حضور پھر فرماتے ہیں۔ "خلیفے اللہ ہی بناتا ہے۔ میرے بعد بھی اللہ ہی بنائے گا"

(۲۴ فروری ۱۹۱۲ء پیغام صلح)

پھر فرماتے ہیں:۔ "تھوڑے دن صبر کرو پھر جو پیچھے آئے گا۔ اللہ تعالےٰ جیسا چاہیگا وہ تم سے معاملہ کرے گا"

(بدر ۱۱ جولائی ۱۹۱۲ء)

ان ارشادات سے صاف معلوم ہو گیا کہ آنے والا خلیفہ کسی کی کوششوں کا رہین منت نہیں ہو گا۔ بلکہ "خدا اس کو آپ کھڑا کرے گا"

ہم جب خلافت پر زور دیتے ہیں۔ تو اس لئے۔ کہ یہ خدا تعالےٰ کے حکم۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منشاء۔ اور حضرت نور الدین اعظمؓ کے ارشاد۔ اور رسالہ "الوصیت" کے مطابق ہے۔ پس آؤ ہم ایک دفعہ پھر باہم مل کر حضرت نور الدین اعظمؓ والے زمانہ کی یاد تازہ کر دیں۔ کہ ہم حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی کو "رسالہ الوصیت کے مطابق" خلیفہ مانتے ہیں۔

خاکسار

انوار احمد صاحب ساہانوی

سائیکل پر ۲۸۵ میل تبلیغی سفر

خداوند کریم کے فضل سے یہ عاجز شہر شیوڑی ضلع بھیر بھوم میں ۹ دن تبلیغ میں مصروف رہا۔ پوسٹ آفس۔ کچہری۔ ہائی سکول۔ بازار۔ ریلوے اسٹیشن پر جا کر بڑے بڑے پوسٹر لگا کر سینکڑوں آدمیوں میں تبلیغ کی۔ ۲۵۰ اشتہارات بانٹے۔ چھ کتب فروخت کیں۔ چار باقاعدہ تقریریں کیں۔ شہر کے سب سے بڑے عالم مولوی فیض قادری صاحب کو اور امام جامعہ مسجد مولوی محمد یوسف صاحب کو بھی مل کر تبلیغ کی۔ وکلاء کے طبقہ میں تبلیغ کا اچھا اثر ہوا۔ شہر سے دو میل دور موضع گورائی جوڑا میں تبلیغی جلسہ کر کے صداقت احمدیت پر تقریر کی۔ پچاس آدمی شامل جلسہ ہوئے۔ مسجد کے خطیب کے سوالات کے جواب بھی دیئے گئے۔

پھر ۱۷ کو شیوڑی سے ۲۸۵ میل سفر کر کے ۲۲ کو موضع ہجرت پور ضلع مرشد آباد کی جماعت میں پہنچا۔ ۴۴ میل کچی اور ریت والی سڑک کو پیدل چل کر اور سائیکل دھکیل کر طے کیا۔ اور تیس دیہات اور شہروں میں تبلیغ کی۔ اس دوران میں ۷ تقریریں۔ ۲ مباحثات کئے۔ قریباً ۵۰۰۰ ہزار انسانوں کو پیغام احمدیت پہنچایا۔

خاکسار۔ قمر آنریری مبلغ از ہجرت پور

تحریک جدید سال ششم کے وعدوں اور وصولی کے متعلق توجہ کرنیوالے احباب کے مکتوب

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جہاں تحریک جدید سال ششم کے وعدوں کے جلد ادا کرنے کے بارے میں ارشاد فرما چکے ہیں۔ وہاں اس سال کے وعدوں میں جو کمی ہے اس کے متعلق بھی حضرت نے فرمایا کہ مومن کا قدم کبھی پیچھے نہیں اٹھتا بلکہ آگے ہی بڑھتا ہے۔ احباب کرام اس کمی کے پورا کرنے اور جلد ادائیگی کے متعلق متوجہ ہو رہے ہیں۔ چنانچہ:۔

بابو عبد الغنی صاحب ٹرنز کوئٹہ سے حضور کی خدمت میں لکھتے ہیں۔ کہ میں حضور کے ارشاد کے مطابق کہ تحریک جدید کے وعدوں میں احباب اضافہ کریں۔ اپنے وعدہ چندہ تحریک جدید سال ششم کے مبلغ چھ روپیہ کے پہلے ایک صفر زیادہ کرتا ہوں یعنی بجائے چھ روپیہ کے ساٹھ روپیہ کا وعدہ کرتا ہوں۔ نیز اقرار کرتا ہوں کہ پانچ روپیہ ماہوار کے حساب سے ادائیگی شروع کر دوں گا۔ بلکہ کوشش کروں گا۔ کہ اللہ تعالےٰ اس سے بھی پہلے ادا کرنے کی طاقت عطا فرمائے۔

(۲):۔ میاں عبد الحمید صاحب جنجوعہ کشن گنج نوشکی سے لکھتے ہیں۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا خطبہ ۵ اپریل پڑھتے ہی دل میں کہا کہ تمام ضروریات کو روک کر اپنے پیارے آقا کے فرمان پر لبیک کہنا ضروری ہے چنانچہ سال ششم کے دس روپیہ ارسال ہیں۔

خطبہ کی دوسری ہدایت یعنی جن دوستوں نے اپنی طاقت اور حیثیت سے کم وعدے کئے ہیں۔ کیونکہ چندوں میں کمی ہے اس لئے اگر وہ بڑھا دیں تو زیادہ ثواب پائیں گے۔ اس نے بھی دل پر گہرا اثر کیا اور دل بے اختیار پکار اٹھا کہ حضور کے اس فرمان پر عمل کرنا ضروری ہے۔ لہذا اپنے سال ششم کے وعدے کی رقم دس کو دگنا کرتے ہوئے اس سال کا وعدہ بجائے دس کے تیس پیش کرتا ہوں۔

(۳):۔ ملک عمر علی صاحب۔ امسال تحریک جدید کے وعدوں میں کمی کے پیش نظر میں اپنے سال ششم کے وعدہ میں پچاس روپیہ کی زیادتی کرتا ہوں۔ میرا وعدہ زیادتی اسال (چار سو پچاسی) ہے۔

(۴) منشی عبد اللہ صاحب مہاجر سیالکوٹی لکھتے ہیں۔ میں نے اور میرے چھوٹے بچے نے جو تعلیم حاصل کر رہا ہے اپنے بڑے بھائی بابو عبد الحی صاحب کی کمائی سے تحریک جدید کی قربانیوں میں حصہ لیا۔ اور اب تک شمولیت کی توفیق ملتی رہی۔ آئندہ بھی وہی ذات پاک توفیق عطا فرمائے گی۔ اس طرح امید ہے کہ خدا کے فضل سے ہمارا نام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پانچ ہزار سپاہیوں والی پیشگوئی میں آجائے گا۔ مگر میرا بیٹا عبد الحی جس کی مالی حالت بہت کمزور ہوگئی ہے اس نے سال اول اور دوم میں تو حصہ لیا۔ مگر سال سوم۔ چہارم۔ پنجم۔ سال ششم میں میرے لکھنے پر ان چار سال کا (۱۴) کا وعدہ کیا۔ مگر ادائیگی نہیں ہوئی۔ بفضل خدا یہ رقم تو ضرور بھیج دے گا۔ مگر کچھ دنوں سے مجبور کر جس قدر زور سے تحریک ہو رہی ہے۔ کہ میں یہ رقم قرض اٹھا کر ادا کر دوں اور ساتھ ہی اپنا بھی سال ششم کا چندہ دیدوں لہذا عزیز عبد الحی افریقہ کا سال ششم تک کا چندہ تحریک جدید (۱۴) اور سال ششم کا اپنا (۵) روپیہ کل رقم داخل خزانہ کرتا ہوں۔ تا بچے کے سر سے یہ بوجھ اتر جائے۔ اور اس کی عدم ادائیگی کی وجہ سے جو مجھے تکلیف ہے دور ہو جائے آپ نے یہ رقم داخل کر دی ہے جزاہ اللہ احسن الجزاء۔

بیرون ہند کی جماعتوں کو بھی نہ صرف وعدے پیش کرتا ہے بلکہ جن کو اللہ تعالےٰ توفیق دے۔ وہ سال ششم کے وعدوں میں اضافے اپنے امام کے حضور پیش کریں یا وہ جنہوں نے کسی نہ کسی وجہ سے اپنی طاقت سے وعدہ کم لکھایا ہے وہ اب اضافہ کر کے ثواب لے لیں۔ اور وہ ارشاد بھی احباب کو یاد ہوگا۔ کہ احباب اپنے وعدے جلد سے جلد پورے کریں تا جو قسط ادا کرنی پڑتی ہے اس میں کوئی دقت محسوس نہ ہو۔

پس ہندوستان اور بیرون ہند کی جماعتوں کو تحریک جدید سال ششم کے وعدوں کو جلد ادا کرنے اور سال ششم کے وعدوں کی کمی کو پورا کرنے کے لئے خاص توجہ کرنی چاہئے۔

فنانشل سکرٹری تحریک جدید

زراعتی کالج لائل پور اور احمدی طلبا

احمدی طلباء کی توجہ زراعتی کالج لائل پور کی طرف بہت کم ہے۔ ہر ایک طالبعلم جو فرسٹ یا سیکنڈ ڈویژن میٹرک ہو اور سائنس لے کر پاس ہوا ہو۔ وہاں داخل ہو سکتا ہے۔ عمر زیادہ سے زیادہ اکیس سال ہو۔ اور زراعت پیشہ ہو۔

چار سال کورس ہے۔ اور پندرہ اول رہنے والے طلباء کو پندرہ روپے ماہوار وظیفہ سرکاری ملتا ہے۔ اور بی۔ ایس سی پاس کرنے کے بعد اول رہنے والے طلباء کو ۸۰/- روپے تنخواہ سے شروع کرتے ہیں۔ اور دوسرا گریڈ ۵۰/- سے شروع ہوتا ہے۔ تفصیلات کے لئے پرنسپل صاحب زراعتی کالج لائل پور سے پراسپکٹس دو آنے کے ٹکٹ بھیج کر منگوا لیں۔

احمدی نوجوانوں کو اس طرف ضرور توجہ کرنی چاہئے۔ وہاں کے اخراجات بہ نسبت دوسرے کالجوں کے بہت کم ہیں۔

خاکسار:۔ قاضی عبد الرشید ارشد

پتہ درکار ہے

شیخ منظور احمد صاحب خلف شیخ محمد حسین صاحب مرحوم جو کچھ عرصہ ہوا محلہ مصری شاہ لاہور میں متصل مسجد الیکٹرک ورکس میں رہتے تھے۔ ان کا موجودہ پتہ درکار ہے۔ اگر کسی دوست کو معلوم ہو۔ یا وہ خود اس اعلان کو دیکھیں۔ تو دفتر ہذا کو اطلاع دیں۔

(ناظر بیت المال قادیان)

۵ ہجرت کو تحریک جدید کے جلسے کئے جائیں

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی تحریک جدید کے جلسوں کے لئے مقرر کردہ تاریخ نزدیک آرہی ہے۔ ازراہ کرم ۵ ماہ ہجرت کو تمام مجالس اپنے اپنے ہاں ان جلسوں کے انعقاد کا انتظام کریں۔ اور ان کے کامیاب بنانے کے لئے پوری کوشش کریں جہاں جہاں مجالس قائم نہیں۔ وہاں احباب جماعت براہ مہربانی ایسے جلسے منعقد کریں۔ امید ہے کہ جلسوں کے متعلق جملہ رپورٹیں دوسرے دن ہی بھیجدی جائیں گی۔

خاکسار خلیل احمد جنرل سیکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ

امیدواران ملازمت کو اطلاع

مندرجہ ذیل امیدواران ملازمت صدر انجمن احمدیہ قادیان ۵ ہجرت ۱۳۱۹ ہش مطابق ۵ مئی ۱۹۴۰ء بروز اتوار بوقت ½ ۱۰ بجے قبل دوپہر مسجد اقصیٰ میں برائے انٹرویو تحقیقاتی کمیشن اپنے خرچ پر تشریف لے آئیں۔ اور چند کاغذات۔ قلم دوات اور اصل سرٹیفکیٹ ہمراہ لائیں۔

(۱) ظفر احمد خان ولد علی گوہر خان صاحب
(۲) عبد القادر صاحب ولد مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم
(۳) فضل کریم صاحب ولد احمد علی خانصاحب
(۴) عبد القدیر صاحب ولد چودہری عبد الحکیم خانصاحب
(۵) نور احمد صاحب ولد غلام محمد صاحب
(۶) احمد خانصاحب ولد امین بخش صاحب
(۷) محمد بشیر الدین صاحب ولد بابو محمد رمضان صاحب
(۸) قاضی محمد بشیر صاحب ولد قاضی حکیم محمد حسین صاحب
(۹) شفیق احمد صاحب ولد راجعلی صاحب
(۱۰) مختار احمد صاحب ولد شاہ دین صاحب
(۱۱) محمد یوسف صاحب ولد محمد رمضان صاحب
(۱۲) محمد حمید صاحب ولد محمد حنیف صاحب
(۱۳) بشیر احمد صاحب ولد اللہ دتا صاحب
(۱۴) محمد شفیع صاحب ولد محمد ملک صاحب
(۱۵) محمد احمد صاحب بھاگلپوری
(۱۶) سید منعم الحسن صاحب قادیان
(۱۷) محمد اکرم صاحب ولد محمد اشرف صاحب
(۱۸) محمد شریف صاحب ولد حکیم نور محمد صاحب
(۱۹) عبد المجید صاحب ناصر ولد نصیر الدین صاحب
(۲۰) محمد عبد اللہ صاحب ولد شیخ محمد صاحب
(۲۱) محمد عبد الکریم صاحب ولد مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم
(۲۲) رشید الدین صاحب ولد قاضی لعل الدین صاحب
(۲۳) عبد المجید صاحب ولد عبد الغنی صاحب
(۲۴) فرید محمد صاحب ولد علم دین صاحب
(۲۵) عطاء اللہ صاحب ولد علی بخش صاحب
(۲۶) عبد الکریم صاحب ولد میاں عبد الحکیم صاحب
(۲۷) محمد صدیق صاحب ولد برکت علی صاحب
(۲۸) عطاء اللہ صاحب ولد چودھری بدر الدین صاحب
(۲۹) عطاء اللہ صاحب ولد شیخ محمد صاحب
(۳۰) عبد الرشید صاحب ولد امام الدین صاحب
(۳۱) مبارک احمد صاحب ولد میستری بدر الدین صاحب
(۳۲) سردار محمد صاحب ولد نواب الدین صاحب

غلام محمد اختر سیکرٹری تحقیقاتی کمیشن

مومن قربانی میں کبھی پیچھے نہیں رہتا

اکثر اعلان کیا گیا ہے کہ ½ حصہ کی وصیت اونچے قربانی ہے۔ مومن قربانی میں کبھی پیچھے نہیں رہتا بلکہ فاستبقوا الخیرات کے حکم کے ماتحت ایک دوسرے سے بڑھنے کی کوشش کرتا ہے الحمد للہ اس اعلان کی طرف احباب وقتاً فوقتاً توجہ فرماتے رہتے ہیں۔ چنانچہ اب شیخ عبد المجید صاحب ولد شیخ عبد المجید صاحب آڈیٹر لاہور نے اپنی وصیت ⅒ کی بجائے ½ حصہ کی کردی ہے۔ اللہ تعالےٰ